از عدالتِ عظمیٰ

سٹیٹ آف راجستھان

بنام

میسرز کلیان سندرم سیمنٹ انڈسٹریز لمیٹڈ و دیگراں

تاریخ فیصلہ: 12 فروری، 1996

[کے راما سوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

نیگوشیبل انسٹرومینٹس ایکٹ، 1881 / انڈین پینل کوڈ، 1860:

دفعہ 420/138-چیک کا رد ہونا-وصولی کے لیے دائر کیے گئے مقدمے-فوجداری کارروائی بھی شروع کی گئی-عدالت عالیہ نے فوجداری مقدمات کے نمٹارے تک دیوانی مقدمے کی کارروائی پر روک لگا دی-قرار پایا کہ: فوجداری معاملات کا زیر التوا ہونا دیوانی مقدمے کے ساتھ آگے بڑھنے میں رکاوٹ نہیں ہے-اس لیے عدالت عالیہ کی طرف سے اپنایا گیا اصول درست نہیں ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 3644، سال 1996۔

راجستھان عدالت عالیہ کے ایس۔بی دیوانی نظر ثانی پٹیشن نمبر 209، سال 1994 کے فیصلے اور حکم سے۔

ارونیشور گپتا، منوج کے داس اور مس نمیتا نرولا اپیل کنندہ کے لیے۔

جواب دہندگان کے لیے ارون جیٹلی، ڈی اے دیو، بھاسکر پردھان، مس روبی آہوجا، مسز ایم کرنجاوالا، ایس ایس کھنڈوجا، بی کے ستیجا اور وائی پی ڈھنگڑا۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے سنایا گیا۔

اجازت دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل راجستھان عدالت عالیہ کے دیوانی نظر ثانی نمبر 94/209 پر 16.11.1994 میں دیے گئے واحد جج کے حکم سے پیدا ہوتی ہے۔مانا جاتا ہے کہ مدعا علیہ- کمپنی نے ٹینڈر طلب کرنے کے بعد پروجیکٹ پر عمل درآمد کے لیے 13.4.1969 پر ایک قرارداد کیا تھا۔اس کے بعد مئی اور جولائی 1989 کے درمیان تاریخوں کے تین مستقبلی چیک دیے گئے جن میں سے ہر ایک 6,87,100 روپے کے لیے رد ہو گئے۔مذکورہ نوٹس جاری کرنے کے بعد، مقدمات وصولی کے لیے دائر کیے گئے۔اس کے ساتھ ہی تین شکایات، سی سی نمبر 219، 220 اور 254، سال 1989 میں نیگوشیبل انسٹرومنٹ ایکٹ کی دفعہ 138 اور تعزیرات ہند کی دفعہ 420 کے تحت بھی کارروائی شروع کی گئی۔عدالت عالیہ نے فوجداری مقدمات کے نمٹارے تک دیوانی مقدمے کی کارروائی پر روک لگادی۔یہ اپیل مذکورہ حکم کے خلاف دائر کی گئی تھی۔

یہ طے شدہ قانون ہے کہ فوجداری معاملات کا زیر التوا دیوانی مقدمے کے ساتھ آگے بڑھنے میں رکاوٹ نہیں ہوگی۔فوجداری عدالت ایکٹ کے تحت قابل سزا جرم سے نمٹے گی۔ دوسری طرف، عدالتیں شاذ و نادر ہی فوجداری مقدمات پر روک لگاتی ہیں اور صرف اس صورت میں جب مجبور کن حالات میں اپنے اختیارات کے استعمال کی ضرورت ہوتی ہے۔ہمیں اب تک عدالتوں کی طرف سے کسی بھی دیوانی مقدمے پر روک نہیں ملی ہے۔راجستھان کی عدالت عالیہ اس طرح کے احکامات جاری کرنے میں صرف مستثنیٰ ہے۔عدالت عالیہ نے غلط بنیاد پر آگے بڑھا کہ ملزم سے توقع کی جائے گی کہ وہ مقدمے کی سماعت کے ساتھ آگے بڑھنے کے لیے کہہ کر فوجداری مقدمے میں اپنے دفاع کا انکشاف کریں گے۔یہ قانون کا درست اصول نہیں ہے۔دوسری صورت میں بھی یہ اب موجود نہیں ہے، کیونکہ ان میں سے بہت سے لوگوں نے دیوانی مقدمے میں اپنا دفاع دائر کیا ہے۔ قانون کے اصول پر، ہمارا ماننا ہے کہ عدالت عالیہ کی طرف سے اپنایا گیا نقطہ نظر درست نہیں ہے۔ لیکن چونکہ دفاع پہلے ہی دائر کیا جا چکا ہے اس معاملے میں کچھ بھی باقی نہیں ہے۔

اس کے مطابق اپیل منظور کی جاتی ہے۔عدالت عالیہ کے حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document